Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ · رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

روز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۰ محرم ۱۳۹۳ھ ، ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۲ہش ، ۲۴ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۴۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدُ لِلّٰہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۳ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

جیساکہ پہلے یہ اطلاع شائع ہوچکی ہے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا کراچی میں اپنڈ یکس کا اپریشن ہوا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے ۔ طبیعت اب روبہ صحت ہے ۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی کراچی سے تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہیں ۔ بائیں جانب پسلیوں کے نچلے حصے میں شدید درد ہے ۔ اس کے ساتھ ہی شدید کھانسی ہے اور روزانہ شام کو بخار بھی ہو جاتا ہے ۔ میری اپنی صحت بھی عرصہ سے کمزور چلی آتی ہے ۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

اجتماع انصار اللہ کراچی

مجلس انصار اللہ کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۴ و ۲۵ تبلیغ (فروری) احمدیہ ہال کراچی میں منعقد ہو رہا ہے ۔ اس اجتماع میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی شمولیت فرما رہے ہیں ۔ ۲۴ فروری کو بوقت پانچ بجے شام احمدیہ ہال میں اس اجتماع کا افتتاح ہوگا ۔ انشاء اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا انگریزی مجلہ شائع ہو گیا

لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب مسرت کی یادگار کے طور پر اردو اور انگریزی زبان میں بالتصویر مجلّے شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔ اردو مجلّہ تو سالانہ اجتماع کے موقع پر ہی شائع ہو گیا تھا ، انگریزی مجلّہ اب شائع ہو کر آیا ہے ۔ جماعت اور لجنہ کے کاموں سے تعارف کروانے کا بہترین ذریعہ ہے ۔ تمام لجنات منگوائیں اور جو بہنیں دلچسپی رکھتی ہوں انہیں پڑھنے کے لئے دیں ۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنا ہی حقیقتِ اسلام ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں

ایک یہ کہ اسکی محبت و خوف میں کوئی اور شریک نہ ہو ۔ دوسری یہ کہ اسکے بندوں کی خدمت کی جائے

"خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقتِ اسلام ہے دو قسم پر ہے ۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اُس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اُس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادتِ تام سر پر اُٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اُس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علوِ مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اُس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دیجاوے ۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اُٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے ۔ اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہلِ اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے معہ اُس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اُٹھا کر اُسکی راہ میں نہ لگ جاوے ۔ پس حقیقی طور پر اُسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا کہ جب اُس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفسِ امّارہ کا نقش ہستی معہ اُس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اُس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۰ و ۶۱)

پبلشر :۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر :۔ سید عبد الحی ٭ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۲ھ

دنیا میں بے چینی اور بدامنی کا اصل سبب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے متوازن قویٰ، طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ اِسی بناء پہ وہ اشرف المخلوقات کہلاتا ہے یعنی جملہ مخلوقات میں اسے ایک ممتاز درجہ اور شرف کا آئینہ دار ایک ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

اِس حقیقت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اِس آیۂ کریمہ میں فرمایا ہے کہ:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ (التین آیت ۵)

یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ یہ اسی شرف کی وجہ ہے کہ اُس نے اِس کائنات اور اس میں پوشیدہ تمام قوتوں اور طاقتوں نیز جملہ دیگر مخلوقات کو انسان کے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ ہرچند کہ جو کچھ بھی زمین اور آسمانوں میں ہے وہ سب اللہ ہی کے لئے ہے یعنی ان کا خالق و مالک اللہ ہی ہے لیکن اس نے ان سب چیزوں کو انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے اور اس نے انہیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ انسان اپنے خداداد قویٰ، طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کو کام میں لاکر اُن سے فائدہ اٹھائے اور اپنے لئے ترقی اور آسائش کے سامان پیدا کرے، اسی لئے فرمایا:۔

وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ ؕ
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۱۴)

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اس نے (یعنی اللہ نے) تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اِس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

ہرچند کہ انسان کو اعلیٰ درجہ کی موزوں طاقتوں، استعدادوں، صلاحیتوں اور قویٰ کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اور اس بناء پہ اُس کے لئے اِس کائنات ارضی میں ترقی کے بے پناہ مواقع موجود ہیں باایں ہمہ اس کو یہ شرف اور بزرگی صرف اور صرف دیگر مخلوقات کے مقابلہ میں حاصل ہے۔ ورنہ اپنے پیدا کرنے والے کے بالمقابل اُس کی سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں ہے، وہ بالکل بے حیثیت اور محض لاشئی ہے۔ اِسی لئے فرمایا:۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۝ (النساء آیت ۲۹)

انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

یہ اسی لئے فرمایا تاکہ انسان اپنی طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں پہ مغرور ہو کر اپنے آپ کو ہی سب کچھ نہ سمجھنے لگے اور اپنے پیدا کرنے والے سے ہی جس نے اُسے یہ قویٰ طاقتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں غافل نہ ہو جائے بلکہ ہر دم اور ہر آن اسے یہ احساس رہے کہ وہ اپنی خداداد طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کے باوصف کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس بناء پہ ہر دم اور ہر آن خدا تعالیٰ کی مدد کا محتاج ہے۔ اگر اُس کی مدد اور تائید و نصرت حاصل نہ ہو یہ قوتیں اور یہ طاقتیں اسے تعمیر و ترقی کی طرف نہیں بلکہ تخریب اور تباہی کی طرف لے جانے والی ثابت ہوں گی۔ اسی لئے انسان کو اس کی کمزوری کا احساس دلانے اور یہ جتانے کیلئے کہ وہ اپنی متوازن طاقتوں کے باوجود ہر دم اور ہر آن خدا کا محتاج ہے فرمایا:۔

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ (محمد آیت ۳۹)

اور اللہ بے نیاز ہے اور تم ہی (اُسکے) محتاج ہو۔

ایک طرف اپنی خداداد طاقتوں اور دوسری طرف بلحاظ خلقت اپنی کمزوری اور محتاجی کا احساس کرتے ہوئے انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر دم اور ہر آن خدا تعالیٰ کی طرف جھکا رہے اور اُس سے اُس کی مدد و نصرت کا طالب رہے اس کے بغیر وہ اپنی خداداد طاقتوں اور استعدادوں سے کبھی اور کسی حال میں بھی صحیح رنگ میں فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور اپنے اور دوسروں کے لئے سکھ چین اور تعمیر و ترقی اور خوشی و خوشحالی کے سامان مہیا نہیں کر سکتا۔

اِس حقیقت کے باوجود دنیا میں ایسے لوگ بکثرت پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ پہ ایمان تو لاتے ہیں اور اُس کی غیر محدود طاقتوں اور قدرتوں کا احساس بھی رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں اور استعدادوں کو بروئے کار نہیں لاتے۔ وہ اُن سے فائدہ اٹھانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ ناقدری اور ناشکری کے مرتکب ہو کر اپنی طاقتوں اور استعدادوں کو مفلوج کر لیتے ہیں اور اپنے آپکو شرفِ انسانیت کے مقام سے گرا لیتے اور جانوروں کی سطح پر لے آتے ہیں جنہیں وہ متوازن طاقتیں اور استعدادیں نہیں دی گئیں۔ ایسے لوگوں اور قوموں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِھَا ؕ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۸۰)

اُن کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور انکی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں، اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ ایسے لوگ غفلت کا شکار ہیں۔

ان کے بالمقابل دنیا میں ایسے لوگوں اور قوموں کی بھی کمی نہیں ہے جو خداداد طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں تو پیش پیش ہیں لیکن ان طاقتوں اور استعدادوں کے عطا کرنے والے سے غافل ہیں۔ انہوں نے ان استعدادوں اور طاقتوں ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے۔ وہ یکطرفہ طور پر انہیں بروئے کار لانے میں اِس درجہ منہمک اور مستغرق ہیں کہ وہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ اور اس کی تائید و نصرت سے بھی اپنے آپ کو مستغنی سمجھتی ہیں وہ اپنے آپکو کسی لحاظ سے بھی محتاج ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ خداداد طاقتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے اور ان سے فائدہ اُٹھانے کے نتیجہ میں مادی لحاظ سے تو ترقی کے عروج کو پہنچی ہوئی ہیں لیکن اپنی اِس یکطرفہ ترقی کی وجہ سے انہوں نے دنیا کا امن برباد کر کے رکھ دیا ہے انہوں نے تباہی و بربادی کے اتنے سامان مہیا کر لئے ہیں کہ کرۂ ارض سے زندگی کے آثار کالعدم ہونے کا خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ ایسے لوگوں اور قوموں کی ذہنیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی ۝ۙ اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی ۝ؕ (العلق آیات ۷،۸)

انسان یقیناً حد سے گزر رہا ہے اِسلئے کہ وہ اپنے آپکو (خدا سے) مستغنی سمجھتا ہے۔

اگر ہم دیکھیں اور غور کریں، تو آج دنیا میں امن اسی لئے مفقود ہے اور دنیا والے اسی لئے تباہی کے کنارے آ لگے ہیں کہ ایک طرف مشرقی قومیں مختلف مذاہب کی طرف منسوب ہونے کے باوجود خداداد طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے سے بے بہرہ و بے نصیب ہیں اور اِسی لئے مغربی اقوام کی دست نگر ہیں۔ دوسری طرف مغربی اقوام خداداد طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے اور مادی ترقی کے عروج پر پہنچنے کے باوجود خدا سے بکسر غافل ہیں اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مستغنی سمجھتی ہیں اور بجائے خود خدا بنی بیٹھی ہیں اِسی لئے انہوں نے دُنیا کو تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔

اور سب سے زیادہ خطرناک اور افسوسناک امر یہ ہے کہ جو مشرقی قومیں اپنی خداداد طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی طرف متوجہ ہو بھی رہی ہیں وہ مغربی اقوام کی تقلید میں ہی ترقی کے خواب دیکھ رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس سے استمداد کا رجحان ان میں بھی پیدا نہیں ہو رہا۔

دنیا میں عام بے چینی اور بدامنی کا سبب یہی ہے کہ ترقی یافتہ اقوام اور پسماندہ اقوام دونوں افراط و تفریط کی راہوں پہ گامزن ہیں اور امن کی ضامن درمیانی راہ ویران پڑی ہے کوئی بھی اس پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ دنیا میں امن اور حقیقی خوشی و خوشحالی کا دَور اُس وقت ہی آئے گا جب خداداد طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے قدم قدم پر اس سے نصرت طلب کرنے کا رجحان اقوامِ عالم میں پیدا ہوگا۔ اسلام کی بتائی ہوئی یہی وہ درمیانی راہ ہے جس پہ اقوامِ عالم کے گامزن ہونے سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے اور دنیا صلح و آشتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوریا اور زار روس سے متعلق
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

تقریر محترم بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے بر موقع جلسہ سالانہ

(۲)

پیشگوئی کا دوسرا ظہور

۱۹۴۶ء سے لے کر ۱۹۴۹ء تک

پیشگوئی کے ظہور میں ایک وقفہ پڑا اس کی وجہ یہ تھی کہ ایٹم بم کے استعمال سے امریکہ نے جاپان کو غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ اور کوریا میں جاپانی مظالم ختم ہو گئے ہیں ابھی ایک اور مشرقی طاقت جس نے اس پیشگوئی کے دوسرے ظہور کا ذریعہ بننا تھا معرض وجود میں نہ آئی تھی۔ ہاں جب یہ چار وقفہ کے سال گذر گئے تو اللہ تعالیٰ نے سرخ چین کو ایک نئی مشرقی طاقت کی حیثیت سے افق عالم پہ نمودار کیا اور اس نے کوریا میں امریکہ جیسی عظیم مغربی طاقت سے ٹکر لی جس کی وجہ سے کوریا کی حالت پھر نازک ہو گئی۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

۱۹۴۵ء میں جاپان کی شکست کے ساتھ کوریا اس کے پنجوں سے آزاد ہو گیا۔ ۱۲ راگست ۱۹۴۵ء کو روسی افواج شمالی کوریا میں اور ۸ ستمبر ۱۹۴۵ء کو امریکی افواج جنوبی کوریا میں داخل ہو گئیں اور کوریا دو حصوں میں تقسیم ہو گیا جن کی درمیانی حد فاصل کو 38th Parallel کا نام دیا گیا۔ اب شمالی نصف کوریا پر روس کا قبضہ اور جنوبی نصف پر امریکہ کا قبضہ ہو گیا اور ۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۴۹ء تک دونوں ملکوں کی فوجیں آمنے سامنے پڑی رہیں۔ جنگ عظیم ثانی میں جو ابھی ابھی ختم ہوئی تھی یہ دونوں ملک آپس میں اتحادی تھے لیکن اب ان دونوں فوجوں کے دلوں میں کینہ نفرت اور شک و شبہ کے جذبات بھرے ہوئے تھے۔ چار سال تک کسی قسم کی باقاعدہ جنگ کی نوبت تو نہ آئی مگر کوریا میں اندر ہی اندر ایک آگ سلگ رہی تھی ہاں دونوں فوجوں کی موجودگی کی وجہ سے کوریا کے ملک کو بعض عارضی فائدے بھی حاصل ہو رہے تھے شمال میں روس کوریا کو فوجی لحاظ سے منظم کرنے لگا تو جنوب میں امریکی طرز کی حکومت قائم تھی۔ جاپان کے چالیس سالہ دور جبر و ظلم کے بعد چار سال کے لئے کوریا کو کچھ سستانے کا موقعہ مل گیا اس کی حقیقی وجہ یہ تھی کہ ابھی پیشگوئی کے دوسرے ظہور کو پورا کرنے کے لئے ایک اور مشرقی طاقت یعنی سرخ چین نے اقتدار حاصل نہ کیا تھا اور ۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۴۹ء تک مشرق میں درحقیقت کوئی مشرقی طاقت تھی ہی نہیں۔ اس بات کو ثابت کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ روس ہمیشہ ہی ایک مغربی طاقت شمار ہوا ہے اگرچہ اس کا ایک بڑا حصہ ایشیا میں پھیلا ہوا ہے۔ تاہم Holy Russian Empire سے لے کر آج تک روس یورپ کا حصہ اور اس کی حکومت مغربی طاقت ہی تسلیم کی جاتی رہی ہے۔

الغرض ۱۹۴۹ء تک کوریا میں روسی اور امریکی فوجیں بالمقابل پڑی رہیں۔ اس زمانے میں چین میں چیانگ کائی شیک اور ماؤزے تنگ یعنی قوم پرست چین اور اشتراکی چین میں جنگ عظیم ثانی سے بھی پہلے کے زمانے سے خانہ جنگی ہو رہی تھی اور جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد یہ خانہ جنگی اور شدت کے ساتھ بھڑک اٹھی۔ ۱۹۴۵ء سے لیکر ۱۹۴۹ء تک یہ جنگ ترازو کے تول تلی رہی یہاں تک کہ ۱۹۴۹ء میں ماؤزے تنگ اور اس کے ساتھیوں نے چیانگ کائی شیک اور اس کے ساتھیوں کو چین سے باہر دھکیل دیا اور وہ "تائیوان" یعنی فارموسا میں پناہ گزین ہو گئے۔ اور ادھر چین میں اشتراکیوں کو کلی اقتدار حاصل ہو گیا جس کے نتیجہ میں چین کا افیمی ملک جو دو پشت تک مغربی طاقتوں کے ہاتھ سے کئی قسم کی ذلتیں برداشت کرتا رہا تھا۔ ہاں وہی افیمی بیمار اور مفلس ملک اُفق عالم پر ایک مشرقی طاقت بن کر ابھرا اور خدا کے مامور کی صداقت کا ایک بلند نشان بن گیا

دوسری بار کوریا کی پھر نازک حالت

۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۴۹ء تک روس اور امریکہ دونوں نے سوائے برائے نام تعداد کے اپنی اپنی فوجوں کو کوریا سے نکال لیا۔ ۱۹۴۹ء میں اشتراکی چین کے بطور ایک مشرقی طاقت کے مقتدر ہونے پر پیشگوئی کا دوسرا ظہور شروع ہوا۔ ۱۹۴۹ء میں شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کی گوریلا جھڑپوں کا آغاز ہوا پہلے پہل یہی سمجھا جاتا رہا کہ شمالی کوریا میں روس لڑ رہا ہے مگر بعد میں ظاہر ہو گیا کہ اس جنگ میں شمالی کوریا میں چین ہی لڑ رہا تھا۔

۲۵ جون ۱۹۵۰ء کو شمالی کوریا نے جنوبی کوریا پر باقاعدہ حملہ کیا شمالی کوریا کی فوج ایک لاکھ تیس ہزار باقاعدہ اور ایک لاکھ ریزرو دستوں پر مشتمل تھی۔ ان دنوں روس نے سلامتی کونسل کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ لہذا روسی ویٹو کے خطرے سے آزاد ہو کر امریکہ نے اپنی افواج اقوام متحدہ کی افواج کی حیثیت سے حملے کے دو روز کے اندر اندر یعنی ۲۷ جون ۱۹۵۰ء کو جنوبی کوریا میں داخل کر دیں۔ اقوام متحدہ کی ان فوجوں میں امریکہ کے علاوہ تیرہ اور ممالک کی فوجیں بھی شامل تھیں شدید جنگ شروع ہو گئی اور کوریا کی حالت پھر نازک ہو گئی۔ شمالی کوریا کی طرف سے ایک ہی مشرقی طاقت یعنی اشتراکی چین اور جنوبی کوریا کی طرف سے اقوام متحدہ کی افواج برسرپیکار تھیں۔ گویا کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ کسی ایک مغربی طاقت کی وجہ سے کوریا کی حالت نازک ہوئی کیونکہ شمالی کوریا کی طرف سے صرف ایک مشرقی طاقت لڑ رہی تھی۔ اس طرح پھر یہ الہام پورا ہوا کہ:

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

۲۶ اکتوبر تک اقوام متحدہ کی افواج شدید نقصانات اٹھانے کے بعد شمالی کوریا کی افواج کو شمال کی طرف دھکیلتے ہوئے منچوریا کی سرحد تک پہنچ گئیں۔

یکم نومبر ۱۹۵۰ء سے کھلے بندوں سرخ چین کی عسکری عظمت و برتری کا اظہار ہوا اس دن اقوام متحدہ کی افواج جو فاتحانہ یلغار اور پیش قدمی کر رہی تھیں سرخ چین کی باقاعدہ افواج سے ٹکرائیں اور پاش پاش ہو گئیں۔ امریکہ کے جنرل میکارتھر کو جسے امریکی عسکری ذہانت و قابلیت کا عظیم مظہر مانا جاتا تھا ذلت آمیز شکست کھانی پڑی اور صدر ٹرومین کے ایک صدارتی فرمان Presidential Order کے ذریعہ سے اسے کمان سے سبکدوش کر دیا گیا۔ چین کے اس حملے نے جسے تاریخ دان ایک ہیبتناک طوفان قرار دیتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی فوجوں کی کمر توڑ کر رکھ دی امریکہ نے سوائے ایٹم بم کے تمام وہ ہتھیار استعمال کئے جن کے ذریعہ سے اُس نے ہٹلر کو تباہ کیا تھا بلکہ نئے ہتھیار بھی آزمائے مگر کچھ پیش نہ گئی۔ امریکہ کی مشہور ایکس کور X Corps کا وہی حشر ہوا جو ڈنکرک میں برطانوی افواج کا ہوا تھا۔ اس حملے میں پہلے چین کی ایک لاکھ اسی ہزار فوج نے امریکہ کی آٹھویں فوج پر حملہ کیا پھر دوسری ایک لاکھ بیس ہزار فوج نے (X-Corps) ایکس کور پہ پہاڑوں میں سے ہو کر حملہ کیا اور اسے تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ اس ذلت آمیز شکست کے متعلق انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کا مقالہ نویس لکھتا ہے کہ اس شکست کی ذمہ داری جنرل واکر یعنی فیلڈ کمانڈر اور جنرل میکارتھر یعنی سپریم کمانڈر دونوں پر عائد ہوتی ہے نیز لکھتا ہے کہ صلح تو ہو گئی لیکن منہ کا ذائقہ اب تک بدمزہ ہے۔

چینی افواج نے دوسرا حملہ چار لاکھ چینی اور ایک لاکھ شمالی کوریا کی افواج کے ساتھ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۰ء کو کیا۔ مقابلے میں امریکہ اور جنوبی کوریا کے علاوہ تیرہ دوسری اقوام کی افواج بھی شامل تھیں چین کے حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے متحدہ افواج نے بھاری نقصان اٹھانے کے بعد پسپائی شروع کی۔ چار روز کے اندر اندر جنوبی کوریا کا صدر مقام سیول خالی ہو گیا۔ حملے کی شدت کا یہ حال تھا کہ صرف شہر سیول میں ستر ہزار کمیونسٹ فوجی اور سات ہزار متحدہ فوجی کام آئے۔ مئی ۱۹۵۱ء میں متحدہ افواج نے جوابی حملہ کیا۔ جس کا آٹھ لاکھ کمیونسٹ فوج نے جن میں ۵ لاکھ چینی تھے مقابلہ کیا۔ روس نے ہتھیاروں کے ذریعہ کمیونسٹوں کی امداد کی۔ پھر فضائی جنگ کا ہولناک دور آیا اور امریکن نیوی کو بھی پوری قوت کے ساتھ جنگ میں کودنا پڑا۔ اور آخر کار امریکہ کی افواج نے جراثیم کے ذریعہ غیر اخلاقی جنگ کا آغاز کیا تاہم امریکہ کے مادی تفوق کے باوجود شکست

(باقی صفحہ پہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید میں سے دوسرا مطالبہ

تبلیغ ممالک بیرون میں حصہ لیں

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سکرٹری مجلس نصرت جہاں

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ وہ پر شوکت الفاظ ہیں جو ہمارے زمانہ کے مامور ربانی حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام پر نازل ہوئے اور تاریخ کے صفحات اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ جب بھی خدائے رب العالمین نے اپنے پیاروں کو ان کی ترقی کی کوئی خبر دی وہ ہمیشہ ہی پوری ہوئی اور زمینی اور آسمانی فوجیں اس وعدہ ربانی کی تکمیل کے لئے دن رات کام کرنے لگ گئیں۔ ہمارے زمانہ کے امور ربانی کو جونہی مندرجہ بالا الہام ہوا خدا کی قدرت کا ظہور مختلف ذرائع سے ہونا شروع ہو گیا۔ ایک طرف تو تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے نئے نئے ذرائع دریافت ہونے شروع ہو گئے مثلاً سفر کیلئے تیز رفتار سواریاں نکل آئیں ریل گاڑی۔ بس۔ کار۔ بحری جہاز پھر ہوائی جہاز اور ایسے ہوائی جہاز جو آواز کی رفتار سے بھی تیز چلتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مہدی مسعودؑ کے مبلغین مرکز احمدیت سے روانہ ہو کے چند گھنٹوں کے اندر اندر دنیا کے کناروں تک پہنچ رہے ہیں۔

اسی طرح پریس کی ایجاد نے یہ سہولت بہم پہنچا دی کہ حضرت مہدی مسعود کے ملفوظات اور تحریرات طبع ہو کر دنیا کے کناروں پر رہنے والوں کو بھی چند دنوں میں پہنچنی شروع ہو گئیں حضور علیہ السلام کے اپنے زمانہ میں ہی حضور کا دعوےٰ دنیا کے دور دراز ممالک میں مطبوعات اور اخبارات کے ذریعہ سے پہنچ گیا تھا اور آج آپ کے پروانے دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیہ اخبارات کے ذریعہ سے آپ کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں پر رہنے والوں کو پہنچا رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت نے انہی ذرائع پر بس نہ کیا بلکہ اس سے بھی تیز رفتار ذریعہ نکال دیا تا ایک ہی وقت میں دنیا کے سارے کناروں پر آپ کی . . . کی تبلیغ پہنچ سکے اور دنیا کے تمام باشندوں پر اتمام حجت ہو جائے یہ ذریعہ ریڈیو کا ہے جسے مختلف ممالک میں متعین مبلغین دوسروں کی زیر نگرانی استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں اور اب افریقہ کی سرزمین نے یہ فیصلہ بھی کر دیا ہے کہ مہدی مسعود کا بگل احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ اس کی چھاتی پر بجایا جائے جس کی آواز آہستہ آہستہ اتنی بلند ہو جائے گی کہ دنیا کے کناروں پر رہنے والے سبھی لوگ ایک ہی وقت میں آسمانی قرنا کو سن لیں۔

اللہ تعالیٰ نے جونہی یہ فیصلہ آسمان پر صادر فرمایا اور اس کی اطلاع اپنے مسیح پاک کو ان الفاظ میں دی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اسی نے اپنی قدرت سے یکے بعد دیگرے کئی ذرائع بھی پیدا کر دئے تا اس کے مسیح کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے اور پھر اسکو پہنچانے کے لئے انسانوں کی ضرورت تھی سو اس کے لئے بھی "ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء" وعدہ ربانی کے مطابق یکے بعد دیگرے سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو اس نے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی توفیق دی جن میں سے سینکڑوں کو بطور مبلغ دنیا کے کناروں تک پھیلا دیا۔ عاجز راقم الحروف بھی انہیں میں سے ایک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے لفظی طور پر بھی اس الہام کو پورا کرنے کی توفیق دی جب اپریل سنہ ۱۹۷۰ء میں ماریشس کے گورنر ہاؤس میں ایک کونے پر (جسے صدیوں پہلے "دنیا کا کنارہ" کہا گیا) کھڑے ہو کر ایک پولیس مین کو احمدیت کا پیغام پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ۔

اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تو واقف ڈاکٹروں اور واقف ٹیچروں کو بھی دنیا کے کناروں میں پہنچ کر تبلیغ کا حق ادا کرنے کا موقعہ فراہم فرما دیا ہے۔ پس یہ موقعہ ہے کہ حضرت مسیح پاک کی فوج میں شامل ہونے والا ہر احمدی اپنے آپ کو تیار کرے تا وہ واقف مبلغ یا واقف ڈاکٹر یا واقف ٹیچر بن کر دنیا کے کسی کنارے پر پہنچ جائے تا وہ بھی خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جائے کیونکہ سچ تو یہی ہے کہ

مفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

یہ مسیح پاک کے ذریعہ سے آسمانی بگل جو بجایا گیا ہے اس کی آواز ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اور یقیناً اسلام کا غلبہ ساری دنیا پر ہوگا اگر عاجز بندے اس کام میں امداد کریں گے تو فتح حاصل کرنے والوں میں ان کے نام بھی مفلحین میں شامل ہو جائیں گے۔

بقیہ صفحہ ۳

عبرتناک شکستیں ہوئیں اور کمیونسٹوں نے جو مال اور عزت کی قربانی دی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ سرکاری اندازے کے مطابق متحدہ افواج کے چار لاکھ بیاسی ہزار نو سو چھیانوے افراد زخمی۔ ہلاک اور قیدی ہوئے اشتراکی افواج کے بیس لاکھ سپاہی اور افسر مارے گئے شمالی کوریا کی کل بیاسی لاکھ پچاس ہزار آبادی میں سے اٹھائیس لاکھ مارے گئے۔ بھوک اور دوسری وجوہات سے مرنے والوں کو شامل کریں تو گویا نصف آبادی ماری گئی کوریا کی آبادی خانہ بدوش ہو کر رہ گئی۔ اعزہ و اقارب باہم جدا ہو گئے بچے ماؤں سے بچھڑ گئے اور رہنے والوں پر باوجود فراخی کے زمین تنگ ہو گئی۔ دنیا الحفیظ والامان پکار اٹھی اور سب کی زبان پر "کوریا کی نازک حالت" کا تذکرہ ہمارا دعویٰ پورا ہوا اور ثابت ہو گیا کہ اسلام نے جس خدا کو پیش کیا ہے وہ قادر و مقتدر عزیز اور علیم و خبیر ہے۔ اسی نے اپنے مامور پر اس وقت ان حالات کو منکشف کیا جبکہ کوئی ان کا گمان بھی نہ کر سکتا تھا۔ پھر ثابت ہوا کہ دنیا کا ذرہ ذرہ۔ اور بڑی سے بڑی طاقتیں سب ہمارے اللہ کے تصرف میں ہیں اسلام کا زندہ خدا اپنے زندہ دین اور زندہ رسول اور اس کے فرزند جلیل کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ایک دنیا کو تہ و بالا کر سکتا ہے لیکن مبارک ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کے قہر کی بجائے اس کی رحمت کے نشانوں سے فائدہ اٹھائیں اور اس کی آواز پر کان دھریں۔ (باقی)

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۲ فروری بعد از نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ہوا۔

تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو۔ نائیجیریا نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ نے ربوہ کے اطفال کو نائیجیریا کے احمدی اطفال کا پر خلوص سلام پہنچایا اور ربوہ کے اطفال کو دینی تعلیم میں سبقت لے جانے کی ترغیب دی نیز فرمایا احمدی طفل کو مثالی طفل بننا چاہیئے کہ دنیا اسے دیکھ کر رشک کرے۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب قائمقام مہتمم صاحب مقامی مکرم مبارک احمد صاحب نے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مورخہ ۱۹ جنوری ۷۴ء کو مجھے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام موعود احمد تجویز ہوا ہے نومولود محترم راجہ علی محمد خان صاحب مرحوم سابق ناظر بیت المال کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز فرمائے نیک۔ سچا خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اسلم پاکستان نیول اکیڈمی منوڑہ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز بھائی لئیق احمد صاحب کھوکھر مرحوم کے ذکرِ خیر میں چند باتیں

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

مرحوم برادرم لئیق احمد صاحب کھوکھر مرحوم مکرم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر ایم اے آف لاہور کے بیٹے تھے اور ایسے نوجوانوں میں سے تھے جو دینداری اور پرہیزگاری، اعلیٰ اخلاق، ایثار، خدمت دین اور قربانی کے جذبہ سے سرشار ہوں چھوٹی عمر سے ہی نیکی کے کاموں اور عبادت الٰہی میں انہیں محویت تھی۔ وفات کے وقت ان کی عمر اکتیس سال تھی۔ اس جوانی کے عالم میں اور انگلستان کے ماحول میں جہاں وفات سے چند سال پہلے مقیم تھے۔ انہیں نوافل کی طرف علاوہ فرض عبادات کے بہت توجہ ہو گئی تھی ہر وقت دعائیں پڑھتے رہتے۔ زندگی کے آخری لمحہ تک یہی کیفیت رہی۔

انگلستان میں حلقہ جلنگھم کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد تھے ہر خادم کو ایک چھوٹی سی کاپی میں اپنے ہاتھ سے ضروری دعائیں لکھکر دی ہوئی تھیں۔ اور وقتاً فوقتاً ان سے دعائیں سنتے اپنے بچوں کو بھی انہوں نے چھوٹی عمر میں ہی دعائیں یاد کرا دی تھیں۔

انگلستان جانے سے قبل نیروبی اور کینیا (مشرقی افریقہ) کے متعدد شہروں میں قریباً سولہ سال بسلسلہ ملازمت مقیم رہے۔ یہاں بھی ان کی نیکی اور دینداری کا شہرہ رہا۔ خواہ مکان کس قدر دور ہوتا مسجد میں مغرب و عشاء کی نمازوں میں باقاعدگی سے حاضر ہوتے رمضان کے دنوں میں دوسرے اوقات میں بھی باقاعدگی سے پہنچتے نیروبی میں ایسٹ افریقن احمدیہ مسلم مشن کے اکونٹنٹ اور مالی کمیٹی کے ممبر اور جماعت نیروبی کی طرف سے مختلف ذمہ داری کے عہدوں پر کام کرتے رہے۔ اس سارے عرصہ میں اخلاص، تقویٰ اور دینداری کے جذبہ سے مفوضہ خدمات کو بڑی خوبی سے انجام دیا۔ وصیت کی ہوئی تھی۔ دوستوں میں وصیت کی تحریک ہمیشہ کرتے رہتے متعدد وصیتیں ان کی سعی مشکور کا ہی نتیجہ ہیں۔ ربوہ ۱۹۶۶ء کے جلسہ سالانہ پر آئے تو یہاں بھی [illegible] ہوئے اور کئی ایک عزیزوں سے وصیت کرا دیں۔

مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے کوئی مقامی اور مرکزی تحریک ایسی نہ تھی کہ جس میں انہوں نے دل کھول کر اور حوصلہ سے حصہ نہ لیا ہو۔ بعض اوقات اپنے دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے بھی چندہ کی رقوم ادا کر دیتے تا ضرورت سلسلہ کو نقصان نہ پہنچے خاکسار کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں جب جلنگھم کے حلقہ میں جانے کا موقع ملا۔ اگرچہ پہلے بھی انہوں نے حصہ لیا ہوا تھا۔ سلسلہ کے ایک خادم کے وہاں پہنچنے پر نہ صرف یہ کہ خود مزید حصہ لیا۔ اپنے عزیزوں کی طرف سے لیا۔ بلکہ بعض دوستوں کے پاس رقم نہ تھی انہوں نے ان کا سارا چندہ ادا کر دیا اور بعد میں قسطوں میں انہوں نے مرحوم بھائی لئیق احمد صاحب کو رقم واپس کی۔ . . . .

. . . .

. . . . میں بالعموم مسجدوں کی تعمیر کے لئے جہاں بھی مسجد بنتی ایک ایک ماہ کی آمد دے دیتے۔ دوسرے ماہواری چندوں کے ساتھ خدا کے گھر کی تعمیر کے لئے خوشی سے لبیک کہتے۔

تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ زبانی بھی کرتے۔ دوستوں اور اپنے رفیق کار اساتذہ اور پروفیسروں کو گھروں میں پُرتکلف دعوت دیتے اور جو بھی مبلغ سلسلہ وہاں ہوتا اسے بلا کر موزوں اور مناسب رنگ میں تبلیغ کراتے۔ اس قسم کی تبلیغی دعوتوں میں متعدد مرتبہ خاکسار کو شامل ہونے کا موقع ملا۔ اور متعدد معزز افریقن و یورپین اساتذہ کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ سواحیلی زبان میں سلسلہ کا لٹریچر خود خرید کر تقسیم کرتے سواحیلی ترجمۃ القرآن کی متعدد کاپیاں خرید کر افریقن معززین میں اور محکمہ تعلیم کے افسروں میں تقسیم کیں۔ بعض اوقات اپنے سکول کے مسلمان طلباء کا ذریعہ (مقامی افسر کے تبدیل ہونے پر ایڈریس پیش کرواتے اور سواحیلی ترجمۃ القرآن کا تحفہ پیش کرتے۔ مشن کی طرف سے شائع ہونے والا سواحیلی اخبار اور انگریزی اخبار مختلف تعلیم یافتہ دوستوں میں تقسیم کا وہ خاص اہتمام رکھتے۔ اپنے بچوں کو اس کام میں لگاتے۔ کہ وہ مختلف حلقوں میں جا کر اسلامی لٹریچر تقسیم کریں۔ بعض دفعہ ان کو مخالفت بھی برداشت کرنا پڑی۔

اس تربیت کا نتیجہ تھا کہ مرحوم بھائی کے ایک بچہ عزیز فرید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے انگلستان کے ایک سکول میں جہاں وہ تعلیم حاصل کرتا ہے اسلامی غیرت کا پیالہ اونچا دکھایا۔ مرحوم نے اپنے ایک خط میں لکھا جلنگھم گرامر سکول کے مذہبی تعلیم دینے والے استاد نے سکول اسمبلی میں قرآن اور اسلام کے خلاف تقریر کی۔ اور طلبہ پر یہ اثر ڈالا کہ اسلام میں سوشل تعلیم کوئی نہیں۔ اور بھی دیگر اعتراضات کئے۔ عزیز فرید احمد نے اپنی ایمانی غیرت کا مظاہرہ کیا . . . . . .

- - - - - - - - -

- - - - - - - - اکیلا ہی ہیڈ ماسٹر کو جا ملا۔ ہیڈ ماسٹر نے اس کو دفتر میں بٹھایا۔ اور ساری بات سنی عزیز فرید احمد نے اسے اسلامی اور قرآنی تعلیم سے روشناس کیا۔ جس سے ہیڈ ماسٹر بہت متاثر ہوا اور اس نے کہا کہ Religious Teacher معافی مانگے یا نہ مانگے لیکن میں تم سے اس کی حرکت پر معافی مانگتا ہوں"۔

عزیز موصوف کے تبلیغی جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے مرحوم بھائی نے ایک دفعہ بتایا۔ کہ وہ سکول میں انگریز دوستوں کو تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ اپنے ایک کلاس فیلو BRADLEY نامی کو اس نے گھر تبلیغی چائے پارٹی پر مدعو کیا۔ اس نے پہلے تو دعوت قبول کر لی۔ پھر ایک روز قبل معذرت کر دی کہ اس کا پروگرام ایک دوسری جگہ NORTHAMPTON جانے کا بن گیا ہے۔ معذرت کے باوجود وہ اگلے روز گذشتہ وقت مقررہ پر آگیا۔ اور بتایا کہ رات کو اسے ایک سپنا خواب میں آئی جس نے وضاحت کے ساتھ NORTHAMPTON جانے سے روک دیا۔ اور مزید بتایا کہ اسے یہ کہا گیا کہ SURRENDER TO GOD اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے لئے چھوڑ دو۔ BREDLE کا کہنا ہے کہ اس خواب کی بنا پر اس نے NORTHAMPTON جانا منسوخ کر دیا۔ اور یہاں اسلامی تعلیم سننے آگیا۔ اسے عزیز موصوف اور مکرم قاری محمد یاسین صاحب نے اچھی طرح سے تبلیغ کی اسے بتایا گیا کہ SURRENDER TO GOD کا مطلب ہی اسلام ہے"

جن دنوں ممباسہ میں تھے قیام گاہ سے سکول دس میل دور تھا۔ آتے جاتے سکول کے اساتذہ اور طالب علموں کو اپنی کار میں ساتھ بٹھا لیتے اور مقصد یہ ہوتا کہ انہیں دین کی باتیں بتاؤں گا۔ اور تبلیغ کروں گا۔ پھر مانوس ہونے پر انہیں لٹریچر پیش کر دیتے۔ اس طرح متعدد اساتذہ اور درجنوں ذی شعور افریقن طالب علموں کو انہوں نے اسلام سے روشناس کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مرحوم بھائی جس کام کا تہیہ کر لیتے بفضل خدا اسے انجام دے کر چھوڑتے۔ ایک دفعہ کسی شخص کی خلاف نظام حرکت پر مرحوم بھائی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی خدمت میں اپنے تاثرات اور آنکھوں دیکھی کیفیات لکھ کر بھجوائیں۔ حضور نے جماعتی مفاد اور مصلحت کی خاطر یہ تحریر الفضل میں بغرض اشاعت اپنے ایک نوٹ کے ساتھ بھجوا دی۔ حضور کے قلم سے مرحوم بھائی کے نام کے ساتھ ایم اے بھی لکھا گیا۔ نیروبی میں جب یہ اخبار پہنچا شخص مذکور نے شور مچایا۔ کہ یہ شخص بی۔ ایس سی ہے لیکن اپنے آپ کو ایم۔ اے لکھتا ہے اس کی شہادت کی کیا وقعت ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس بات پر ان کے خلاف حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا۔ حضور نے مجھ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ خاکسار نے جواباً عرض کیا کہ لئیق صاحب کا اصل خط حضور کے پاس موجود ہے۔ اسے ملاحظہ فرما لیا جائے وہ تو اپنے نام کے ساتھ بی۔ ایس سی بھی نہیں لکھتے چہ جائیکہ وہ ایم اے لکھیں انہوں نے ہرگز ہرگز اپنے نام کے ساتھ ایم۔ اے نہیں لکھا۔ یہ حضور کے قلم مبارک سے ان کے نام کے ساتھ ایم۔ اے لکھا گیا ہے۔ چنانچہ یہ بات درست ثابت ہوئی۔ مخلصین نے لئیق صاحب مرحوم کو مبارک باد دی کہ اب آپ ایم اے ہو گئے ہیں۔ خدا کے خلیفہ کی قلم سے ایم اے لکھا گیا ہے۔ مرحوم بھائی لئیق صاحب نے دعا شروع کر دی اور ارادہ کیا کہ ایم۔ اے کیا جائے۔ ادھر خدا تعالیٰ نے یہ صورت پیدا کر دی کہ محکمہ تعلیم نے اچھے سکولوں کے اساتذہ سے درخواستیں طلب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہیں کہ چند ایک کو وہ مزید تعلیم کے لئے انگلستان سرکاری وظیفہ پر بھجوانا چاہتا ہے۔ مرحوم بھائی نے بھی درخواست دے دی۔ انٹرویو بورڈ محکمہ نے مقرر کیا۔ دو انگریز افسر اور ایک پرنسپل مسٹر ... (جو ہندو تھا) اس بورڈ میں بیٹھے انٹرویو ہوا۔ انٹرویو کے بعد مرحوم بھائی خاکسار کے پاس ہشاش بشاش پہنچے کہ ہندو پرنسپل سے ایسے طریق سے بات ہوئی کہ امید نہیں کہ وہ انتخاب میں آ سکیں اس اطلاع کے ملتے ہی خاکسار اور برادرم محمد امین صاحب احمدی جو آجکل انگلستان میں ہیں دونوں M.A. WADLEY محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر سے اگلے ہی دن ان کے دفتر ملنے گئے۔ صاحب موصوف بہت شریف افسر تھے اور ان کے ساتھ ہمارے دوستانہ مراسم تھے ان سے ساری کیفیت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان کے پاس بورڈ کی رپورٹ آ گئی تو وہ اُسے منسوخ کر کے نیا بورڈ قائم کریں گے اور خود اس میں بیٹھیں گے چنانچہ کچھ دن کے بعد نیا بورڈ مقرر ہوا اور خود ... صاحب اس میں بیٹھے انٹرویو ہوا۔ لئیق صاحب کا بھی ہوا اُن سے ڈائریکٹر صاحب نے پوچھا تو کہا کہ میرے باپ انسپکٹر آف سکولز تھے اب وہ ریٹائرڈ ہیں۔ میرے خسر گورنمنٹ سکول کے پرنسپل ہیں اسلئے بچپن سے ہی ان دونوں کی نسبت سے تعلیم کی طرف طبیعت کا میلان ہو گیا اور علم سیکھنا اور سکھانا دیسے بھی ایک بہت مقدس کام ہے ڈائریکٹر نے پوچھا کہ آپ کے خسر کون ہیں؟ جواباً لئیق صاحب نے کہا کہ مسٹر عبدالسلام حبشی۔ جو پارک روڈ گورنمنٹ سکول نیروبی کے پرنسپل تھے۔ یہ سنتے ہی ڈائریکٹر صاحب بے اختیار ہو کر کہنے لگے تو تم احمدی ہو؟ "جی ہاں" لئیق صاحب اسنے جواباً کہا "میں احمدی ہوں"۔ اس پر انٹرویو تو وہیں ختم ہوا۔ ڈائریکٹر صاحب نے احمدیوں کے اوصاف حسنہ کا ذکر شروع کر دیا اور احمدیت کے مسائل خصوصی بالخصوص مسیح کے صلیب سے زندہ اتر آنے اور لعنتی موت سے بچنے کی ساری وہ تفصیل جو بالعموم ہم بیان کرتے ہیں بورڈ کے ممبروں کو سنا دی انٹرویو ختم ہوا اور چند دن بعد لئیق صاحب انتخاب میں آ گئے۔ اُن کو حکومت کینیا نے وظیفہ دیا اور ایڈنبرا یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا۔ اور روانہ ہو گئے۔ وہاں پہلے بی ایڈ کیا۔ اُن کے ٹیوٹر نے محکمہ تعلیم کو لئیق صاحب کی تعلیمی قابلیتوں کی بھرپور عمدہ رپورٹ بھجوائی اور لکھا کہ محکمہ انہیں اجازت دے کہ یہ ایم اے بھی کر لیں۔ وہی ہندو پرنسپل اب محکمہ تعلیم کے مرکزی دفتر میں تبدیل ہو کر آ چکا تھا۔ محکمہ تعلیم کی ضروریات کی بناء پر ضرور سمجھانے لگا کہ مزید قیام منظور نہ کیا جائے محکمہ کو اساتذہ کی ضرورت ہے لئیق صاحب کو فوراً واپس بلایا جائے لیکن خدائی منشاء کو کون روک سکتا تھا۔ حکومت نے فیصلہ کیا کہ لئیق صاحب تعلیم پوری کریں چنانچہ مرحوم بھائی نے یہ سارا کورس جو چار سال کا تھا اپنی اولوالعزمی اور ہمت اور دعاؤں سے تین سال میں پورا کیا اور ایم اے کی ڈگری لے کر کامیاب و کامران ہو کر نیروبی واپس آ گئے اور حضور کے پیارے مصلح موعودؓ کی قلم مبارک سے جو ایم اے کا لفظ لکھا گیا تھا۔ خدا نے اپنی خاص تدبیر سے اسے پورا کر دیا اور ہمارے بھائی کو ایم اے بنا دیا والحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ سارا واقعہ دیر تک مخلصوں کی زبان زد رہا اور ایمان کی لذت اور چاشنی میں زیادتی کا موجب بنتا رہا۔

۱۹۶۲ء میں لئیق صاحب مشرقی افریقہ سے رخصت پر آئے اپنا سارا وقت ایسے طریق پر قیام ربوہ میں گزارا کہ زیادہ سے زیادہ حضور کی مصاحبت میں رہیں۔ اپنے بچوں کو ساتھ رکھتے مسجد کے علاوہ متعدد مرتبہ دوسرے اوقات میں بچوں کو ساتھ لے کر حضور سے ملتے۔ خاندان کے دوسرے بزرگوں سے ملتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لخت جگر اور نور منظر صاحبزادیوں کی خدمت میں دعاؤں کے لئے حاضر ہوتے۔ انہیں بھی اور حضور ایدہ اللہ کو بھی اُن سے پیار تھا۔ کئی مرتبہ حضور نے اپنی قربت اور مؤانست سے نوازا اور جب واپس مشرقی افریقہ جانے لگے تو اس سے پہلے قادیان گئے۔ التجاء دعائیں کیں یوں وہ اس دنیا میں چلتے پھرتے نظر آتے مگر ان کی باتیں اور ان کے کام یہ بتاتے تھے کہ وہ زندگی دنیا کی تیاری میں مصروف ہیں۔ مشرقی افریقہ واپس جا کر حسب سابق تبلیغی جدوجہد میں مبلغین سلسلہ کا ساتھ دیا تعاون کیا اور بالآخر حالات کے باعث مشرقی افریقہ کو خیرباد کہہ دیا اور انگلستان چلے گئے۔ انگلستان میں ان کی وفات برمنگھم جہاں مقیم تھے۔ وہاں کے دوستوں اور ساتھیوں نے اور لندن کے دوستوں نے ان کی وفات کو بہت محسوس کیا اور بہت محبت اور پیار سے ان کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیا اور محترم امام رفیق صاحب نے اپنی مخلصانہ نگرانی میں سب انتظامات کر کے مرکز سلسلہ میں ان کی نعش بھجوائی۔ مرحوم بھائی کا جنازہ مخلصین کے جم غفیر نے پڑھا اور پرنم آنکھوں اور دلی دعاؤں کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں تدفین کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مرحوم کے بچوں اور ان کے اہل کا ہر طرح حامی و ناصر ہو اور اپنے فضل و کرم کا سایہ ہمیشہ ہمیش رکھے۔ آمین۔

وعدہ جات سال نو اور وصولی

بعض جماعتیں وعدہ جات تحریک جدید کے بارے میں سمجھتی ہیں کہ اس غرض کے لئے مرکز سے کوئی نمائندہ آئے تو کام کیا جائے گا۔ حالانکہ ہر جماعت میں مرکز کی نمائندہ کا بر وقت پہنچنا امر محال ہے۔ اسلئے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ خود وقت مقررہ پر وعدے مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ براہ کرم اب مقامی طور پر تخصیصی محاسبہ کیا جائے۔ اور وصولی کے لئے ابھی سے پر زور کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز میں ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ ماہانہ بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے ماہ جنوری (صلح) ختم ہو گیا ہے قائدین فوری طور پر اس ماہ کی رپورٹ ارسال کریں نیز ایسی مجالس جنہوں نے ماہ نومبر، دسمبر (نبوت۔ فتح) کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ یہ رپورٹیں جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"یاد رکھنے کی باتیں"

حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" بچوں اور بچیوں کو زبانی یاد کروانے کے لئے شائع کیا گیا تھا۔ کتابچہ شائع ہو کر تیسرا سال جا رہا ہے۔ بار بار تحریک کرنے کے باوجود ربوہ کے علاوہ صرف لاہور۔ راولپنڈی۔ حسن پور اور سرگودھا کی ناصرات نے بہت تھوڑی تعداد نے کتاب حفظ کی ہے۔ تمام لجنات کی صدر اور نگران ناصرات بچیوں کو یاد رکھنے کی باتیں ازبر کروانے کی طرف خاص توجہ دیں۔ معیار اول کی وہ ناصرات جنہوں نے کتاب یاد کر لی ہے انہیں سندات اس وقت تک مہیا نہ کی جائیں گی جب تک نام کے ساتھ ولدیت اور شہر کا نام نہ ہو۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت۔ ایک اکاؤنٹنٹ

لاہور کے نزدیک ایک انجینئرنگ کمپنی کو ایک تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے سینئر آفیسر گریڈ میں رکھا جائے گا۔ امیدوار کے لئے لازمی ہے کہ وہ M.Com / B.Com ہو۔ پانچ سال سے سات سال تک کسی ذمہ دار عہدہ پر کام کرنے کا تجربہ رکھتا ہو اور عمر ۴۰ سال سے زائد نہ ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ کمپنی کے قواعد کے مطابق دیگر فوائد۔ مفصل کوائف اور کم از کم تنخواہ جو قابل قبول ہو پاسپورٹ سائز فوٹو کے ساتھ ۲۸/۲/۷۳ سے قبل اطلاع مندرجہ ذیل ایڈریس پر دیں۔

بکس نمبر ۱۱۶ معرفت پاکستان ٹائمز لاہور (پ۔ ٹ ۲ فروری ۷۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۳)

مسل نمبر ۲۱۰۲۲

میں نذیرہ بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر جو بصورت زیورات وصول کر چکی ہوں۔
۶۰۰ روپے
زائد رقم — ۷۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: نذیرہ بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب ڈاکٹر فتح دین بلڈنگ پشاور
گواہ شد: محمد یوسف خاوند موصیہ۔ ڈاکٹر فتح دین بلڈنگ پشاور۔
گواہ شد: منیر احمد بھٹی وصیت نمبر ۱۷۵۸۸ ڈاکٹر فتح دین بلڈنگ پشاور۔

مسل نمبر ۲۱۰۲۳

میں امۃ الودود کھوکھر زوجہ عبدالحفیظ صاحب کھوکھر۔ قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ -/۷۰۰ روپے بذمہ خاوند
۲۔ زیور طلائی پندرہ تولے مالیتی -/۴۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - امۃ الودود کھوکھر زوجہ عبدالحفیظ کھوکھر محلہ بخشے والا۔ گلی ماسٹر فتح دین علاقہ اقبال روڈ۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ عبدالحفیظ کھوکھر خاوند موصیہ مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد۔ عبدالسلام ماڈرن سٹورز گولبازار ربوہ

مسل نمبر ۲۱۰۲۴

میں ناصر احمد خان عارف ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان پلاٹ ۳۲/۱۵ محلہ دارالیمن شرقی دس مرلہ مالیتی -/۱۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ناصر احمد عارف محلہ دارالیمن شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل صدر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد: چوہدری عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۱۰۲۶

میں شریف احمد ولد میاں امام الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ ٹھیکیدار عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصری شاہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان واقع مصری شاہ احاطہ تھانیدار لاہور رقبہ چار مرلہ مالیتی -/۲۰۰۰۰ روپے
۲۔ ایک عدد مکان محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: شریف احمد مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۲۱ احاطہ تھانیدار چاہ میراں روڈ مصری شاہ۔ لاہور
گواہ شد: محمد صدیق ثاقب موصی نمبر ۱۷۵۷ سیکرٹری وقف جدید۔ جماعت احمدیہ لاہور
گواہ شد۔ محمد یحییٰ موصی ۸۶۰۶ سیکرٹری تحریک جدید۔ جماعت احمدیہ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۰۳۲

میں زاہدہ تسنیم زوجہ فیض احمد صاحب ظفر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیورات طلائی ۷ تولے مالیتی -/۱۶۸۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: زاہدہ تسنیم زوجہ فیض احمد ظفر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
گواہ شد: فیض احمد ظفر۔ خاوند موصیہ
گواہ شد: فضل احمد موصی نمبر ۱۸۳۴۹ ولد غلام محمد صاحب۔

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
کی تیار کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے
مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب وارڈ ۵ چک جھمرہ ضلع لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری نادر علی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ پلاٹ نمبر ۱۴/۵ رقبہ ایک کنال واقع محلہ باب الابواب مشترکہ طور پر چوہدری نادر علی صاحب مرحوم اور محمد عبداللہ صاحب کے نام الاٹ ہے۔

پلاٹ مذکورہ بالا میں سے میرے والد چوہدری نادر علی صاحب مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل ہونے پر درج ذیل وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) رشید بیگم صاحبہ بیوہ (۲) مبارکہ بیگم صاحبہ (۳) طاہرہ ناز صاحبہ دختران۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم ملک محمود احمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۸۹۷ سابق ساکن سرگودھا چھاؤنی کا ایڈریس مطلوب ہے۔ یہ اعلان اگر وہ خود پڑھیں یا ان کا کوئی جاننے والا پڑھے تو وہ دفتر مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع دیں شکریہ۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ (ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کا پیٹ کا اپریشن عنقریب لاہور میں ہونے والا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ابو المبشر محمد عاشق لطیفی۔ [illegible] ضلع لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۳؍ فروری۔ صدر بھٹو نے دوٹوک الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ پاکستانی جنگی قیدیوں کی واپسی کے بغیر پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات معمول پر نہیں آسکتے۔ انہوں نے یہ بات بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی کے نام ایک خط میں کہی ہے جسے بھارت کے روزنامہ ٹائمز آف انڈیا نے شائع کیا ہے۔

راولپنڈی ۲۳؍ فروری۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ سیاسی مسائل کو پرامن بات چیت کے ذریعے حل کرنے کے لئے میں پہلے کی طرح اب بھی تیار ہوں اور مرکزی وزیر قانون کو ہدایت کر چکا ہوں کہ حزب مخالف کی طرف سے پیش کی جانے والی مناسب ترامیم قبول کر لی جائیں تاہم صدر بھٹو نے متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی نے تشدد کا راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تشدد کی راہ اپنانے والا خود تشدد کا شکار ہو جائے گا۔ اور تشدد خود اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گا۔ اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ صدر بھٹو نے یہ بات گزشتہ شب قومی اسمبلی کے ارکان کے اعزاز میں دیئے گئے ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے کہی۔

قاہرہ ۲۳؍ لیبیا کے غیر مسلح مسافر طیارے پر اسرائیل کے لڑاکا ہوائی جہازوں کی فائرنگ کے باعث مشرق وسطیٰ میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ لیبیا کے طیارہ پر فائرنگ سے ۹۱ افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ آٹھ مسافر شدید زخمی ہو گئے تھے جن میں سے ایک ہسپتال میں جاں بحق ہو گیا۔ اس طرح مرنے والوں کی تعداد ۹۲ ہو گئی ہے۔ دنیا بھر کے سیاسی مبصروں نے اور عرب ممالک نے اسرائیل کی اس حرکت پر شدید برہمی کا اظہار کیا ہے۔

اسلام آباد۔ ۲۳؍ فروری۔ اسلام آباد میں دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے صحرائے سینائی پر لیبیا کے مسافر طیارے پر اسرائیل کے جنگی جہازوں کے حملہ کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ لیبیا کے مسافر طیارہ پر اسرائیل کے جنگی جہازوں کا حملہ سویلین طیاروں کی پروازوں کے متعلق تمام مسلمہ بین الاقوامی اصولوں کے منافی ہے۔

اسلام آباد ۲۳؍ فروری۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت نے پاکستان کے نوے ہزار جنگی قیدیوں کو مسلسل حراست میں رکھا ہے اس کا یہ عمل نہ صرف غیر قانونی ہے بلکہ غیر اخلاقی بھی ہے۔ اور عالمی رائے عامہ کی طرف سے اس بارے میں بھارت پر جو نکتہ چینی کی جا رہی ہے وہ حق بجانب ہے ترجمان نے لندن کے بھارتی ہائی کمیشن میں دو نوعمر پاکستانیوں کو گولی مار دینے کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان لڑکوں کے پاس صرف دو ہتھیار تھے۔ اب یہ برطانوی حکومت کا کام ہے کہ وہ یہ تحقیقات کرائے کہ ان پاکستانی لڑکوں کے خلاف طاقت کا زیادہ سے زیادہ استعمال کی ضرورت بھی تھی یا نہیں۔

لندن ۲۳ فروری۔ بھارتی سفارتخانے میں برطانوی پولیس نے جن دو نوجوانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا تھا وہ آزاد کشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں سے محمد حنیفہ کی عمر ۱۹ برس اور بشارت حسین کی عمر ۱۸ برس تھی اور وہ دونوں واٹ فورڈ میں کام کرتے تھے۔

★ کراچی ۲۳؍ فروری حاجیوں کا جہاز سفینہ حجاج آج کراچی پہنچ جائے گا۔

فوجی بھرتی

مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہو گی۔ امیدواران اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی، قد پانچ فٹ چھ انچ۔ وزن ۱۱۲ پونڈ۔ چھاتی ۳۰/۳۲ انچ۔
کم از کم تعلیم پانچ جماعت۔
میٹرک اور اس سے زائد تعلیم کے لئے قد میں رعایت۔

(ناظر امور عامہ)

ضروری اعلان

محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز آنکھوں کے موتیا کے اپریشن کے لئے لاہور گئے ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی رخصت کے عرصہ میں محترم چوہدری عبدالواحد صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کو دیگر فرائض کے علاوہ قائمقام سیکرٹری مجلس کارپرداز مقرر فرمایا ہے

احباب خط و کتابت میں صرف سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ تحریر فرمایا کریں۔

(صدر مجلس کارپرداز)

مکرم سید اقبال احمد صاحب لکھنوی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم سید اقبال احمد صاحب منیجر فائر سٹون کراچی بعمر ۴۵ سال چند روز بعارضہ قلب بیمار رہنے کے بعد لیاقت ہسپتال کراچی میں ۱۸ فروری بروز اتوار بوقت ۲½ بجے بعد از دوپہر اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم محترم سید مرتضیٰ علی صاحب رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ ۲۰؍ فروری کو مرحوم کے بڑے بھائی سید ناصر احمد صاحب ان کا تابوت کراچی سے ربوہ لائے۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب نے کثرت سے شمولیت فرمائی۔ نماز جنازہ کے بعد مرحوم کی نعش کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین اور ۶ بچوں کو صبر جمیل دے۔ (سید جلیل احمد)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ زینب بی بی صاحبہ آف ننگل باغبانان ۵۵ سال کی عمر پا کر جنوری کی ۱۲ تاریخ کو وفات پا گئی ہیں مرحومہ بہت نیک دل خاتون تھیں احباب سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شاہ محمد آف ننگل باغبانان حال مقیم چک ۹۶ ضلع لائلپور)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں۔

آپ کا سالانہ آٹھواں پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ مارچ کو ربوہ میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس ٹیم کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ضلع کی ٹیم بھجوائیں اور ٹیم کی شمولیت کے متعلق اپنی اولین فرصت میں خاکسار کو اطلاع دیں

(سیکرٹری پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ)

درخواست دعا

میری خالہ جان اہلیہ رشید احمد صاحب بھٹی مانچسٹر میں بیمار رہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبدالمنان طاہر۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

۵ منٹ میں

جانوروں کا اپھارہ غائب کرنے کے لئے فوری اثر والا شفائے اپھارہ استعمال کیجئے۔
فی پیکٹ ۵۰ پیسے درجن ۶/ دو درجن بارہ روپے
ڈاک خرچ بذمہ ادارہ
شاہ ہومیو کلینک رجسٹرڈ
رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴